السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آیتِ کریمہ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ [تواسے پایا کہ وہ دلدل والے چشمے میں غروب ہورہا ہے] کا صحیح معنی اور تفسیر کیا ہے؟ مخالفینِ اسلام کا عقلاً جو اس پر اعتراض ہوتا ہے، اس کا جواب کیو نکر ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مخالفین جو اس آیت پر اعتراض کرتے ہیں، وہ لفظ وَجَدَهَا کا خیال نہیں کرتے۔ اگر وَجَدَهَا کا لحاظ کرلیں تو کوئی اعتراض نہیں۔ مخالفین کی یہی غلطی ہے۔ ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک چیز واقع میں کچھ ہوتی ہے اور کسی وجہ سے معلوم کچھ ہوتی ہے۔ پانی کے کنارے صبح یا شام کو کھڑے ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب پانی سے نکل رہا ہے یا پانی میں ڈوب رہا ہے، حالانکہ واقع میں ایسا نہیں ہے۔ اسی حالت کا بیان اس آیت میں ہے کہ آفتاب ذوالقرنین کو ایک چشمہ میں ڈوبتا ہوا معلوم ہوا، حالانکہ ایسا نہ تھا۔ الحاصل مخالفین کا جو اعتراض یہاں پر ہے، اس کا کافی جواب خود لفظ وَجَدَهَا میں موجود ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## [مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری](#)

### کتاب الصلاة، صفحہ: 45

### محدث فتویٰ